سُورَةُ البُرُوج

آیات ۱ ـ ۱۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۙ﴿۱﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۙ﴿۲﴾ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ؕ﴿۳﴾
قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۙ﴿۴﴾ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۙ﴿۵﴾
اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۙ﴿۶﴾ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ؕ﴿۷﴾
وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ﴿۸﴾
الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ شَهِيْدٌ ؕ﴿۹﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ
جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ؕ﴿۱۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ۬ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ؕ﴿۱۱﴾

مطالعہ حدیث

عَنْ أَنَسٍ قَالَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَا كَانَ الْفُحْشُ فِى شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ ،

وَمَا كَانَ الْحَيَائُ فِى شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ ۔

جامع ترمذی:جلد اول:حدیث نمبر 2060

حضرت انس (رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
بے حیائی جس چیز میں آتی ہے اسے عیب دار بناتی ہے اور حیاء جس چیز میں آتی ہے اسے مزین کر دیتا ہے۔

سورة البروج

- **نام** : سورۃ کا نام **البُرُوْجِ** - جو اس کی پہلی آیت سے ماخوذ۔ بروج برج کی جمع ہے اس سے مراد آسمان کی منزلیں ہیں جن میں سورج اور چاند ہر دن ہر ماہ مقررہ پروگرام کے مطابق چلتے ہیں یہ نام بطور علامت رکھا گیا گیا
- **زمانۂ نزول** - مکی - اس دور میں نازل ہوئی ہے جب مسلمانوں پر قریش کے مظالم میں شدت پیدا ہو چکی تھی اور انھیں نہایت تکلیف دہ اذیتوں سے نیا دین چھوڑنے پر مجبور کیا جا رہا تھا اور مسلمان نہایت استقامت کے ساتھ اس صورتحال کا مقابلہ کر رہے تھے
- اہل ایمان کو تسلی دی گئی کہ اگر وہ ان مظالم کے مقابلے میں ثابت قدم رہیں گے تو ان کو اس کا بہترین اجر ملے گا اور اللہ ظالموں سے ضرور بدلہ لے گا

سورة البروج

- **موضوع** : اس سورت کا موضوع قیامت سے متعلق قریش کے شبہات کی تردید اور انھیں تہدید ہے کہ اہل ایمان پر ان کا ظلم و ستم اور پیغمبر کے مقابلے میں ان کی چالیں اب اپنے انجام تک پہنچنے کو ہیں۔
- اس سورت میں آفاق کے آثار و شواہد اور تاریخ کے ناقابل تردید حقائق سے استدلال کیا گیا ہے
- یہ سورت اسلامی نظریہ حیات کے حقائق بیان کرتی ہے کہ ایمانی تصورات کے بنیادی عناصر کیا ہوتے ہیں؟
- یہ سبق بھی کہ ایمان لانے کے بعد آزمائشوں سے گذرنا پڑتا ہے تاریخ جزاوسزا کے عمل پر شاہد ہے - بلند پایہ قران پر ایمان لانے کی دعوت

سورة البروج

آیات 1 -11

.برجوں والے آسمان اور روزِ قیامت کی گواہی پیش کی گئی کہ ظلم و ستم کا بدلہ مل کر رہے گا

اہل ایمان پر تشدد کرنے والے تباہ ہو کر رہیں گے

سورة البروج

سورۃ کا مقام !

دین کی اقامت کی جدوجہد، دعوت اور ایمان کے تناظر میں

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۙ﴿۱﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۙ﴿۲﴾

وَالسَّمَآءِ - قسم ہے آسمان کی

ذَاتِ الْبُرُوْجِ - جو برجوں والا ہے

- بروج: برج کی جمع۔ بنیادی معنی قلعہ یا بلند عمارت۔ اسی نسبت سے ستاروں کی مخصوص منازل کو بروج کہا جاتا ہے (constellations)
- برجوں سے مراد آسمان کے عظیم الشان ستارے اور سیارے لیے گئے ہیں

وَالْيَوْمِ - اور اس دن کی (قسم)

الْمَوْعُوْدِ - جس کا وعدہ کیا گیا

یومِ موعود سے مراد روزِ قیامت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر رکھا ہے

وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۙ ① وَ الْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۙ ②

قسم ہے مضبوط قلعوں والے آسمان کی
اور اُس دن کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے

By the sky, (displaying) the Zodiacal Signs;
And by the promised Day (of Judgment);

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۙ ﴿١﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۙ ﴿٢﴾

- برج سے کیا مراد ہے؟
- کئی معانی مراد لیئے گئے ہیں لیکن مفسرین کی اکثریت نے اس سے مراد آسمان کے عظیم الشان ستارے (یا مقامات) مراد لیئے ہیں
- کہ یہ سب کچھ اللہ کی عظیم الشان قدرت اور اس کی بے نہ انتہا حکمت کا عکاس و مظہر ہے، نہ تو اس قادر مطلق اور حکیم مطلق سبحانہ و تعالیٰ کی پیدا کردہ یہ عظیم الشان کائنات عبث و بے کار ہو سکتی ہے، اور نہ ہی اس کے لیے انسان کو دوبارہ پیدا کرنا کچھ مشکل ہو سکتا ہے، اور نہ ہی مجرم لوگ اس کی گرفت و پکڑ سے کہیں نکل سکتے ہیں
- پس اس سب کا تقاضا یہ ہے کہ جزا و سزا اور عدل و انصاف کا وہ دن آئے تا کہ ہر کسی کو اس کے زندگی بھر کے کیے کرائے کا پورا پورا اصلہ و بدلہ ملے۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۙ ① وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۙ ②

- قسموں کا محل چار قسمیں قیامت کے یقینی وقوع پر دلیل
- برجوں والے آسمان، روزِ قیامت اور اس دن میں پیش ہونے والوں کی قسم
- گویا تمام کائنات اور اس کے اندر تمام اسباب و ذرائع، جن کے سامنے انسان کی کی کوئی وقعت نہیں اللہ کی قدرت کے آگے سرنگوں
- مکہ اور طائف کے وہ فراعنہ جو نشہ اقتدار میں کمزور مسلمانوں کو مظالم کا ہدف بنائے ہوئے ہیں جس خدائے علیم و قدیر پر ایمان لانے کے انتقام میں وہ اس کے کمزور بندوں پر ستم ڈھا رہے ہیں وہ کوئی کمزور ہستی نہیں ہے بلکہ وہی برجوں والے آسمان کا خالق و مالک ہے
- وہ جب چاہے آسمانی برجوں سے اپنی افواج بھیج کر یا زمین سے کوئی آفت ابھار کر ان قلعوں، ایوانوں کو مسمار اور ان پر ناز کرنے والوں کے غرور کو پامال کر دے

وَ شَاهِدٍ وَّ مَشۡهُوۡدٍ ﴿۳﴾ قُتِلَ اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡدِ ﴿۴﴾ النَّارِ ذَاتِ الۡوَقُوۡدِ ﴿۵﴾

وَ شَاهِدٍ -اور قسم ہے حاضر ہونے والے کی

وَّ مَشۡهُوۡدٍ - اور اس (دن) کی جس میں لوگ حاضر ہوتے ہیں

قُتِلَ - مارے گئے (ہلاک کر دیئے گئے)

اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡدِ - خندقوں والے خدود ، خد کی جمع ۔ جس کا معنیٰ گڑھا

- اصحاب الاخدود سے مراد گڑھے والے لوگ ہیں۔ ایک تاریخی واقعے کی طرف اشارہ ۔ جس میں اہل ایمان کو جلا کر مار ڈالا گیا

النَّارِ - اس آگ (والے) جو

ذَاتِ الۡوَقُوۡدِ - ایندھن والی ہے

وَقُوۡد ۔ وہ ایندھن جو شعلہ پیدا کر کے جلے (خواہ لکڑی پتھر یا انسان)

وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۭ ۝٣ قُتِلَ اَصْحٰبُ
الْاُخْدُوْدِ ۙ ۝٤ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۙ ۝٥

اور حاضر ہونے والے کی اور جو اس کے پاس حاضر کیا جائے
اسکی- کہ مارے گئے گڑھے والے
جس میں خوب بھڑکتے ہوئے ایندھن کی آگ تھی

By one that witnesses, and the subject of the witness; (Self-)destroyed were the owners of the ditch - Fire supplied (abundantly) with fuel:

محمد اقبال

وَ شَاهِدٍ وَّ مَشۡهُوۡدٍ ؕ ﴿۳﴾ قُتِلَ اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡدِ ۙ ﴿۴﴾ النَّارِ ذَاتِ الۡوَقُوۡدِ ۙ ﴿۵﴾

- شاہد سے مراد ہر وہ شخص ہے جو قیامت کے روز حاضر ہوگا اور مشہود سے مراد خود قیامت ہے جس کے ہولناک احوال کو سب دیکھنے والے دیکھیں گے (مجاہد، عکرمہ، ضحاک اور بعض دیگر مفسرین سے یہی تفسیر منقول ہے)
- اصحاب الاخدود کا علاقہ سعودی مملکت میں نجران سے تقریباً آٹھ دس کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ نجران سعودی عرب کے جنوبی صوبہ کا ہیڈ کوارٹر ہے اور یمن کی سرحد پر واقع ہے
- یہ تاریخی واقعہ ۵۲۳ عیسوی کے لگ بھگ حضور ﷺ کی ولادت سے تقریباً پچاس سال قبل پیش آیا
- چھٹی صدی عیسوی کے آغاز میں یہاں 'ذونواس' نامی یہودی بادشاہ کی حکومت قائم ہوگئی جو عیسیٰؑ کے ماننے والے اہل ایمان کا شدید مخالف تھا۔

قُتِلَ اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡدِ ۙ﴿۴﴾ النَّارِ ذَاتِ الۡوَقُوۡدِ ۙ﴿۵﴾

- ذونواس نے اہل ایمان کی دشمنی کے جنون میں باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت بڑی بڑی خندقیں کھدوا کر ان میں ایندھن بھرا اور پھر وسیع پیمانے پر آگ جلا کر بیس ہزار کے لگ بھگ بے گناہ اہل ایمان کو زندہ جلا دیا۔
- بظاہر تو وہاں اہل ایمان ہلاک ہوئے لیکن وہ تو اپنی جان جان آفریں کے سپرد کرکے آخرت کی نعمتوں اور کامیابیوں کے مستحق ٹھہرے اور واقعتاً ہلاکت اور بربادی ان لوگوں کے حصے میں آئی جنہوں نے خندقیں کھود کر اہل ایمان کو ان میں ڈال کر جلایا
- اس طرف اشارہ بھی کہ حق کی اشاعت کے لئے پہلی قوموں نے کتنی تکلیفیں برداشت کیں اور کتنے استقلال سے کام لیا ہے
- اس لئے مسلمان بھی مکہ والوں کی مخالفت سے نہ گھبرائیں۔ بلکہ ان اہل ایمان کی طرح بڑی سے بڑی مصیبت برداشت کرنے کے لئے تیار رہیں

قُتِلَ اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡدِ ۙ ﴿۴﴾

- زندگی اور موت، کامیابی اور ناکامی کا ایک بالکل ہی مختلف نظریہ
- بہ نظرِ چشم تو ایمان لانے والے آگ میں جل کر کوئلہ ہوگئے
- لیکن بہ نظرِ حقیقت ! قُتِلَ اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡدِ
- جلانے والے ہلاک اور تباہ.برباد ہوگئے
- اندر آ مادر، کہ من اینجا خوشم

  گرچہ در ظاہر میان آتشم

- کشاد در دل سمجھتے ہیں اس کو

  ہلاکت نہیں موت ان کی نظر میں

اصبري يا أُمَّاه،

فإنَّا على الحقِّ

اِذۡ هُمۡ عَلَيۡهَا قُعُوۡدٌ ۙ ⑥ وَّهُمۡ عَلٰى مَا يَفۡعَلُوۡنَ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ شُهُوۡدٌ ؕ ⑦

اِذۡ هُمۡ عَلَيۡهَا - جب وہ ان (خندقوں) پر

قُعُوۡدٌ - بیٹھے تھے

وَّهُمۡ عَلٰى مَا -اور وہ اس پر جو

يَفۡعَلُوۡنَ - وہ کرتے تھے

بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ - ایمان لانے والوں کے ساتھ

شُهُوۡدٌ - دیکھنے والے تھے (دیکھتے تھے)

شَاهِد کی جمع شُهُود

شَهِدَ يَشْهَدُ شُهُودًا گواہی دینا، حاضر ہونا

اِذۡ هُمۡ عَلَيۡهَا قُعُوۡدٌ ۙ‏ ﴿۶﴾ وَّهُمۡ عَلٰى مَا يَفۡعَلُوۡنَ
بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ شُهُوۡدٌ ؕ ﴿۷﴾

جبکہ وہ اُس گڑھے کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے
اور جو کچھ وہ ایمان لانے والوں کے ساتھ کر رہے تھے اُسے
دیکھ رہے تھے

while they themselves sat around it
And they witnessed (all) that they were doing
against the Believers

محمد اقبال

اِذۡ هُمۡ عَلَيۡهَا قُعُوۡدٌ ۙ﴿۶﴾ وَّ هُمۡ عَلٰى مَا يَفۡعَلُوۡنَ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ شُهُوۡدٌ ؕ﴿۷﴾

- یہ آگ کے گڑھوں کے کنارے بیٹھ کر ان کے جلنے کے اس سنگدل فعل کو قریب سے دیکھ رہے تھے
- جوں جوں آگ ان کے اجسام کو کھاتی جا رہی تھی، یہ خوش ہو رہے تھے اور اس دردناک منظر کو اپنے مشاہدے پر ثبت کر رہے تھے
- یہ ڈھٹائی اور سنگدلی کی آخری حد ہے کہ اہل ایمان پر ایسا انسانیت سوز ظلم ڈھاتے ہوئے انہیں ذرا تامل نہیں ہوا بلکہ ان کی اخلاقی حس اتنی مردہ ہو گئی تھی کہ وہ بڑی بے شرمی کے ساتھ ان کے جلنے کا تماشا دیکھتے رہے۔
- یہ صرف ماضی کی بات نہیں ہمارے ماضی قریب میں اس طرح کی سنگدلی کی کتنی ہی مثالیں تاریخ کو دہراتی رہی ہیں

اِذۡ هُمۡ عَلَيۡهَا قُعُوۡدٌ ۙ ﴿٦﴾ وَّ هُمۡ عَلٰى مَا يَفۡعَلُوۡنَ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ شُهُوۡدٌ ؕ ﴿٧﴾

- جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا، وہ شان سلامت رہتی ہے
  یہ جان تو آنی جانی ہے، اس جاں کی تو کوئی بات نہیں

- میدانِ وفا دربار نہیں، یاں نام و نسب کی پوچھ کہاں
  عاشق تو کسی کا نام نہیں، کچھ عشق کسی کی ذات نہیں

- گر بازی عشق کی بازی ہے، جو چاہو لگا دو ڈر کیسا
  گر جیت گئے تو کیا کہنا، ہارے بھی تو بازی مات نہیں
  مشکل ہیں اگر حالات وہاں، دل بیچ آئیں جاں دے آئیں
  دل والو کوچۂ جاناں میں، کیا ایسے بھی حالات نہیں

اِذۡ هُمۡ عَلَيۡهَا قُعُوۡدٌ ۙ ⑥ وَّهُمۡ عَلٰى مَا يَفۡعَلُوۡنَ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ شُهُوۡدٌ ؕ ⑦

- یہ قصہ ختم ہو گیا، لیکن انسانی قلب اس عظیم کارنامے سے مرعوب ہو جاتا ہے کہ ایمان کٹھن آزمائش پر فتح پالیتا ہے، نظریہ زندگی پر ترجیح پاتا ہے
- ان لوگوں کے لئے ایک راہ یہ بھی تھی کہ ایمان کو چھوڑ کر زندگی کا سامان لے کر نکل جائیں، لیکن ان کا یہ سودا کس قدر خسارے کا سودا ہوتا
- یہ عظیم اقدار تھیں جن کو انہوں نے اس وقت بھی خریدا اور نفع بخش سودا سمجھا جب وہ زمین پر زندہ تھے، اور ان کو انہوں نے اس وقت بھی ترجیح دی جب ان کے جسم جل رہے تھے۔ یوں یہ روحانی قدریں فتح مند ہوتی ہیں اور یہ قدریں آگ کی بھٹی سے پاک ہو کر نکلتی ہیں۔ اس کے بعد رب کے ہاں ان کے لئے بھی اجر ہے اور ان کے دشمنوں کا بھی حساب ہوگا (ف ظ ق)

وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ ⑧

وَمَا - اور نہیں

نَقَمُوْا - سزا نہیں دی نَقَمَ يَنْقِمُ ، نَقْمًا - سزا دینا، انتقام لینا

○ اردو میں : انتقام ، منتقم

مِنْهُمْ - ان کو

اِلَّآ اَنْ - مگر اس (بات) کے کہ

يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ - وہ لوگ ایمان لائے اللہ پر

الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ - جو زبردست حمد (تعریف) کیا ہوا ہے

وَ مَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ
الْحَمِيْدِ ۙ ﴿۸﴾

اور اُن اہل ایمان سے اُن کی دشمنی اِس کے سوا کسی وجہ سے
نہ تھی کہ وہ اُس خدا پر ایمان لے آئے تھے جو زبردست اور
اپنی ذات میں آپ محمود ہے

And they ill-treated them for no other reason than that they believed in Allah, Exalted in Power, Worthy of all Praise!

محمد اقبال

وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ ﴿٨﴾

- جن ظالموں نے اہل ایمان کو آگ کے گڑھوں میں ڈالا اور ان پر وحشیانہ ظلم کیا ان سے ان کی کوئی دشمنی نہ تھی، انھوں نے کوئی ایسا جرم نہ کیا تھا جس کی وجہ سے انھیں ایسی سخت سزا دی جاتی۔ ان کا جرم صرف یہ تھا کہ وہ خدائے عزیز و حمید پر ایمان لے آئے تھے
- تاریخ میں بارہا مرتبہ ایسا ہوا کہ اہلِ ایمان کو محض اس لیئے ظلم و بربریت کا نشانہ بنایا گیا کہ وہ خدائے واحد پر ایمان لانے والے (مسلمان) تھے
- پندرہویں صدی میں Spanish Inquisition ، ماضی قریب میں بوسنیا میں اور حال میں جاری اراکان میں مسلمانوں کی نسل کشی اور کشمیری مسلمانوں پر ظلم و ستم کی انتہا اس کی چند ایک مثالیں ہیں

الَّذِىۡ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ شَهِيۡدٌ ؕ ﴿۹﴾

الَّذِىۡ لَهٗ - وہ جس کے لیے

مُلۡكُ - بادشاہت ہے

السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ -زمین اور آسمانوں کی

وَاللّٰهُ - اور اللہ

عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ - ہر چیز پر

شَهِيۡدٌ - گواہ ہے (حاضر ہے)

زمین و آسمان کی بادشاہت صرف اللہ کی ہے اور زمین و آسمان میں جو واقعات ہوتے ہیں، اللہ انہیں دیکھ رہا ہوتا ہے

الَّذِىۡ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ‌ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى
كُلِّ شَىۡءٍ شَهِيۡدٌ ؕ ۹

جو آسمانوں اور زمین کی سلطنت کا مالک ہے، اور وہ خدا سب
کچھ دیکھ رہا ہے

Him to Whom belongs the dominion of the heavens and the earth! And Allah is Witness to all things.

محمد اقبال

اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا

اِنَّ الَّذِيْنَ -یقینا جن لوگوں نے

فَتَنُوا - تکلیفیں دیں

فَتَنَ يَفْتِنُ ، فَتْنًا

تکلیف دینا، آزمائش میں ڈالنا، فساد پھیلانا

- اردو میں : فتنہ، فتن (فتنہ کی جمع)، مفتون

الْمُؤْمِنِيْنَ -مومن مردوں

وَ الْمُؤْمِنٰتِ - اور مومن عورتیں کو

ثُمَّ -پھر

لَمْ يَتُوْبُوْا - انہوں نے توبہ نہ کی

فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝١٠

فَلَهُمْ - تو ان کے لئے

عَذَابُ - عذاب

جَهَنَّمَ - جہنم کا

وَلَهُمْ - اور ان کے لئے ہے

عَذَابُ - عذاب

الْحَرِيْقِ - جلانے والی آگ کا حرَقَ يحرُق، حَرْقًا جلانا، آگ میں ڈالنا

- اردو میں : حرقی توانائی (حرارت سے پیدا ہونے والی)، تپِ محرقہ

اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا
فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ لَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ؕ﴿۱۰﴾

جن لوگوں نے مومن مردوں اور عورتوں پر ظلم و ستم توڑا اور
پھر اس سے تائب نہ ہوئے، یقیناً اُن کے لیے جہنم کا عذاب ہے
اور ان کے لیے جلائے جانے کی سزا ہے

hose who persecute the Believers, men and women, and do not turn in repentance, will have the Penalty of Hell: They will have the Penalty of the Burning Fire.

اِنَّ الَّذِیۡنَ فَتَنُوا الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ ثُمَّ لَمۡ یَتُوۡبُوۡا فَلَهُمۡ عَذَابُ جَهَنَّمَ

- اس آیت میں ظالموں کے لیے انتہائی ہولناک عذاب کا ذکر
- ان سنگدل ظالمین کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا جرم یہ ہے کہ کسی کو ایمان سے پھیرنے کے لیے اذیت دی جائے تاکہ وہ پھر کفر اختیار کر لے، اسی کو فتنہ کہتے ہیں
- اگر وہ لوگ اس پر توبہ نہیں کرتے، یعنی اپنے اس فعل پر نادم ہو کر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب نہیں کرتے تو پھر ان کے لیے دو طرح کا عذاب ہے ایک تو جہنم کا عذاب جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور دوسرا آگ کا عذاب
- جہنم اور پھر آگ کا ذکر ! شاید یہ خاص قسم کی آگ ہو گی جس کی تیزی اور تپش جہنم کی آگ سے بھی بڑھ کر اور تکلیف دہ ہو گی؟ اور دوسرا ممکنہ مفہوم یہ کہ اس سے مراد دنیا کی آگ ہے (جس نے پھر پورے شہر کو لپیٹ میں لے لیا تھا)

إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ

إِنَّ الَّذِيْنَ - بیشک وہ لوگ جو

اٰمَنُوْا -ایمان لائے

وَعَمِلُوا - اور عمل کیئے

الصّٰلِحٰتِ - نیک

لَهُمْ - ان کے لیئے ہیں

جَنّٰتٌ - باغات

تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡكَبِيۡرُ ؕ ﴿۱۱﴾

تَجۡرِیۡ - بہتی ہیں

مِنۡ تَحۡتِهَا - جن کے نیچے

الۡاَنۡهٰرُ - نہریں

ذٰلِكَ - یہ ہے

الۡفَوۡزُ - کامیابی

الۡكَبِيۡرُ - بڑی

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُؕ ۝١١

جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے، یقیناً اُن کے لیے جنت کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، یہ ہے بڑی کامیابی

Lo! those who believe and do good works, theirs will be Gardens underneath which rivers flow. That is the Great Success.

محمد اقبال

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ؁ ١١

- ایمان پر ثابت قدم رہنے والوں کو بشارت
- جن لوگوں نے آگ میں کود کر ایمان کی قیمت ادا کی، ان کی پختگی ایمان کا کیا کہنا
- جو ایمان کو بچانے کے لیے جلنے کا عذاب برداشت کرلیتا ہے اس کے دل میں اللہ تعالیٰ سے محبت کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔ اس لیے یہاں ان کے جس ایمان کا ذکر ہورہا ہے وہ یقینا عام ایمان نہیں، بلکہ ایسا ایمان ہے جو ایک مومن کا سب سے بڑا سرمایہ ہے
- یہی حال ان کے اعمال صالحہ کا بھی ہے۔ ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایسے باغات رکھے ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی

إِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ۚ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝١١

- اس میں اہل ایمان کو جو بشارت سنائی جارہی ہے اس کے اصل مخاطب یقینا وہی ہیں جنھیں آگ کی خندقوں میں پھینکا گیا تھا۔ لیکن ان کے واسطے سے صحابہ کرام (رض) کو بھی یہ تسلی دی جارہی ہے کہ تم اگرچہ قریش کے ظلم و ستم کا نشانہ بنے ہوئے ہو اور ایک ناقابلِ برداشت صورتحال سے تمہیں گزرنا پڑرہا ہے لیکن اطمینان رکھو ایک بہت بڑا انعام تمہارے انتظار میں ہے۔
- اور یہ بشارتیں بالواسطہ طور پر تا قیامت آنے والے مومنین کو بھی جو ایمان کی کسی ایسی آزمائش میں ثابت قدم رہیں گے